ISSN 2278-2613

تحقیق

ریسرچ جرنل

جولائی تا ستمبر 2016

مدیر

احمد بدر

JAMSHEDPUR
PARE
(People for Academic Research & Extension)
Jamshedpur
(پیپل فار اکاڈمک ریسرچ اینڈ ایکسٹنشن)
جمشید پور

ترتیب

حرف اول		05
بچوں کی داستانیں، حکایتیں اور قصے	ڈاکٹر اسلم جمشید پوری	07
اردو رسائل و جرائد کے بعض اہم اشاریے	غلام نبی کمار	15
میرؔ کی غزل گوئی: شاعری میں عشقیہ پن	پشپیندر کمار نم	36
غزلیاتِ غالب کے امتیازات	ڈاکٹر مسرت جہاں	40
مراثی انیس: ماورائے زمان و مکان	ڈاکٹر نشاط فاطمہ	47
جاں نثار اختر: 'سکوتِ شب' کے آئینے میں	ڈاکٹر تصور افروز	56
مرزا خلیل احمد بیگ: ایک نظر میں	محمد اختر	66
گلشن بے خار: ایک مطالعہ	ڈاکٹر صالحہ رشید	77
مشتاق احمد یوسفی: بحیثیت مزاح نگار	محمد جنید	89
ن۔م راشد کا تنقیدی شعور	نغمہ نگار	96
'فائر ایریا': آگ کے الاؤ پر ٹھہری زندگی	اے۔آر۔منظر	103
صدیق مجیبی کی غزلوں میں عصری حسیت	ڈاکٹر فرحت حسین خوشدل	110
شوکت حیات کے افسانوں کی انفرادیت	وسیلہ نوید	116

© TAHQEEQ Research Journal (ISSN - 2278-2613) July - September 2016, Pp 40 - 46
Dr. Musarrat Jahan, *Ghazaliyaat-e-Ghalib ke Imtiyazaat*

غزلیاتِ غالب کے امتیازات

ڈاکٹر مسرت جہاں
شعبہ اُردو، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد (تلنگانہ)

مرزا اسداللہ خاں غالبؔ بلند پایہ شاعر اور بہترین نثر نگار ہیں۔ غزل گوئی اُن کا امتیازی وصف ہے۔ اُن کی شاعری اپنے عہد کی آواز رہی ہے جس کی گونج عہد حاضر میں بھی سنائی دیتی ہے اور احساس دلاتی ہے کہ یہ آنے والے وقت کی بھی آواز رہے گی۔ وقت اِس کی چمک کو دھندلا نہ سکی۔ اِسی لیے اُنہیں دوربین، مفکر اور فلسفی شاعر بھی کہا جاتا ہے۔ مرزا غالب کی مقبولیت اب بھی اتنی ہی ہے جتنی پہلے تھی۔ دُنیائے ادب کی تاریخ غالبؔ کے خاطر خواہ ذکر کے بغیر ادھوری ہے۔ وہ اُنیسویں صدی کے غیر معمولی ذہین، حاضر جواب، بذلہ سنج، دوراندیش اور صاحب فکر شاعر تھے۔ غالب اپنے خطوط، قصیدوں اور غزلوں کے لیے خصوصی شہرت رکھتے ہیں۔ ان کی غزلیں تہداری اور معنی آفرینی جیسے شعری محاسن سے مملو ہیں۔

غالب نے بڑی کم عمری ہی سے شاعری کا آغاز کردیا تھا جس میں اولیت غزل گوئی کو حاصل تھی۔ ابتدائی دور میں اُن کی اُردو شاعری پر فارسی کا غلبہ رہا۔ وہ فارسی الفاظ کثرت سے استعمال کرتے تھے اور اس سے شاعری میں جدت پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ غالب عام روش سے ہٹ کر ایک منفرد راہ اختیار کرنے کے قائل تھے۔ پروفیسر نورالحسن نقوی نے لکھا ہے کہ:

> غالب کسی کے نقش قدم پر چلنا گوارا نہیں کرتے۔ اُنہوں نے اپنا راستہ آپ نکالا اور سب سے الگ نکالا۔ ایک فارسی شعر میں اُنہوں نے کہا کہ دوسروں کے پیچھے چلنے سے آدمی اپنی منزل کھو دیتا ہے اس لیے جس راستے سے کارواں گزرا ہے۔ میں اُس راستے پر چلنا پسند نہیں کرتا۔ اپنا راستہ الگ نکالنے کی خواہش نے بھی غالب کے کلام کو پیچیدہ بنایا۔